بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا ماہواری کی حالت میں طلاق ہوجاتی ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ (1) میرا اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا، اس دوران میں نے اپنی بیوی کو ان الفاظ سے تینوں طلاقیں دیدیں کہ تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے، اس وقت اس کی ماہواری کے ایام چل رہے تھے، تو کیا اس حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوگئی؟ شادی کو 6 سال کا عرصہ ہوچکا ہے، دو بیٹے بھی ہیں اور اس واقعہ سے قبل میں نے کبھی اپنی بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی۔ اگر طلاق واقع ہوگئی ہے، تو اب ہمارے رجوع کی کیا صورت ہوگی؟

(2) بعض لوگ کہتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

(1) پوچھی گئی صورت میں آپ کی زوجہ پر تینوں طلاقیں واقع ہوچکی ہیں اور وہ بائنہ مغلظہ ہوکر آپ پر حرام ہوگئی ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب آپ نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ بولے کہ تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے، تو اسی وقت آپ کی زوجہ پر تینوں طلاقیں واقع ہوگئی، حیض کی حالت میں بیوی کو طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں اکھٹی تینوں طلاقیں دیدینا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی دے، تو واقع ہو جاتی ہیں، تو حیض کی حالت میں اور اکھٹی تین طلاقیں دینے کی وجہ سے آپ گناہ گار ہوئے، اس سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنی ہو گی، لیکن اب تینوں طلاقیں واقع ہوجانے کی وجہ سے آپ دونوں کے لئے بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ اکٹھے رہنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔

اب عورت عدت (عدت کی وضاحت نیچے موجود ہے) پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے، نکاح کی شرائط کو سامنے رکھ کر نکاح کر سکتی ہے، کیونکہ قرآن وحدیث کے فیصلہ کے مطابق شوہر کو نکاح کے ساتھ یا بلا نکاح رجوع کرنے کا اختیار فقط دو طلاق تک حاصل ہوتا ہے، اگر تین طلاقیں دیدی جائیں، تو اب عورت اس سابق شوہر کے لئے بغیر حلالہ شرعیہ ہرگز حلال نہیں رہتی، پہلے شوہر کی عدت گزارنے کے بعد وہ آزاد ہے، جس سے چاہے نکاح کے دیگر احکام وشرائط کو سامنے رکھ کر نکاح کر سکتی ہے، اور یہ نکاح عورت کی رضامندی سے ہوگا، اسے مجبور نہیں کرسکتے۔ اب اگر عورت دوسری جگہ نکاح کرلیتی ہے، تو دوسرے شوہر کے ساتھ اس کا زندگی گزارنا میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہے، لیکن اس دوسرے شوہر سے ازدواجی تعلقات (یعنی نکاح صحیح کے بعد جماع جس میں وطی بھی ضروری ہے) قائم ہونے کے بعد اگر اس سے بھی طلاق ہوجائے یا اس دوسرے شوہر کا انتقال ہوجائے، تو اسکی عدت طلاق یا وفات گزارنے کے بعد یہ عورت اور اس کا سابقہ شوہر آپس میں پھر سے نکاح کرنا چاہیں، تو کرسکتے ہیں، جبکہ انہیں غالب گمان ہو

کہ اب دوبارہ شروع ہونے والی ازدواجی زندگی میں اللہ عزوجل کی حدود قائم رکھ سکیں گے اور ایک دوسرے کے حقوق ٹھیک طور پر ادا کر سکیں گے۔

طلاق یافتہ مدخولہ عورت جسے ماہواریاں آتی ہوں، اس کی عدت حمل نہ ہونے کی صورت میں تین حیض ہے، یعنی طلاق واقع ہونے کے بعد تین حیض آکر ختم ہو جائیں، تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی، اور حیض کی حالت میں طلاق دی ہو، تو وہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا، بلکہ اس کے بعد کامل تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔

اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے، یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 229)

پھر تیسری طلاق کے متعلق فرمایا: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے، پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے۔" (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 230)

عدت کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں۔" (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 228)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "اذا طلق امراته في حالة الحيض كان عليها الاعتداد بثلاث حيض كوامل ولا تحتسب هذه الحيضة من العدة كذا في الظهيرية" ترجمہ: اگر عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی، تو اس پر پورے تین حیض عدت گزارنا لازم ہوگا اور وہ حیض (جس میں طلاق دی گئی) عدت میں شامل نہیں ہوگا، یونہی فتاوی ظہیریہ میں ہے۔" (فتاوی عالمگیری، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، جلد 1، صفحہ 527، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔" (بہار شریعت، حصہ 8، صفحہ 235، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

طلاق کے آسان مسائل (رسالے) میں ہے: "حیض میں طلاق دینا یا ایک ہی طہر (پاکی کے دنوں) میں تین طلاقیں دینا، ۔ ۔ ۔ ان سب صورتوں میں طلاق دینا بہت برا اور ممنوع ہے، مگر سب صورتوں میں طلاق ہو جائے گی۔" (طلاق کے آسان مسائل، صفحہ 25، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ تین طلاقوں کے بعد رجوع کے متعلق فرماتے ہیں: "اس طلاق کی عدت گزارے، پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے، اور اس سے ہم بستر بھی ہو، پھر وہ طلاق دے یا مر جائے، اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے، اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے، ورنہ ہر گز نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 389، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی دے تو واقع ہو جاتی ہے، پھر اگر ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں، تو رجوع کرنا واجب ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رجوع کرو، پھر طہر یعنی پاکی کے دن گزر جائیں، پھر حیض کے دن آئیں، پھر جو دن پاکی کے آئیں، ان میں چاہو تو طلاق دیدو۔ اگر حیض کی حالت میں دی جانے والی طلاق واقع نہ ہوتی، تو رجوع کا کیا معنی تھا؟ پھر حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رجوع کے باوجود اسے طلاق شمار فرمایا۔ اور یہ رجوع کا حکم اس وقت تک ہے، جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں، ورنہ اگر کوئی اس حالت میں تینوں طلاقیں دیدے، تو حلالہ شرعیہ کے بغیر رجوع کی گنجائش بھی باقی نہیں رہتی۔ لہذا جو لوگ کہتے ہیں کہ حیض کی حالت میں دی جانے والی طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ غلطی پر ہیں۔

صحیح بخاری، مسلم اور متعدد کتب احادیث میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: "عن ابن عمر، أنه طلق امرأته، وهي حائض في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسأل عمر بن الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: «مره فليراجعها، ثم ليتركها حتى تطهر، ثم تحيض، ثم تطهر، ثم إن شاء أمسك بعد، وإن شاء طلق قبل أن يمس" ترجمہ: حضرت ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی کو طلاق دیدی، اس حال میں کہ وہ حیض میں تھی، تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر چھوڑ دیں، حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر پاک ہو، تو اس کے بعد چاہیں تو روک لیں اور چاہیں تو جماع سے قبل طلاق دیدیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب التحریم الطلاق الحائض۔۔ الخ، جلد 1، صفحہ 475، مطبوعہ کراچی)

راوی کہتے ہیں: "قلت لابن عمر: افحسبت بتلك التطليقة؟ قال: فمه" ترجمہ: (راوی کہتے ہیں) میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ کیا آپ اسے طلاق شمار کرتے ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب التحریم الطلاق الحائض۔۔ الخ، جلد 1، صفحہ 477، مطبوعہ کراچی)

ایک اور مقام پہ ہے: "قال: فكان ابن عمر إذا سئل عن الرجل يطلق امرأته وهي حائض، يقول: أما أنت طلقتها واحدة أو اثنتين، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمره أن يرجعها، ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى، ثم يمهلها حتى تطهر، ثم يطلقها قبل أن يمسها، وأما أنت طلقتها ثلاثا، فقد عصيت ربك فيما أمرك به من طلاق امرأتك، وبانت منك" ترجمہ: (راوی کہتے ہیں): ابن عمر سے ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی، فرمایا: اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسے شخص کو) حکم دیا کہ وہ رجوع کرے، پھر اسے مہلت دے حتی کہ اسے دوسرا حیض آئے، پھر چھوڑے رکھے کہ وہ پاک ہو جائے، پھر جماع سے قبل طلاق دیدے، اور اگر تینوں طلاقیں دیدیں، تو

تو نے بیوی کو طلاق دینے کے معاملے میں اپنے رب کی نافرمانی کی، اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔" (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب التحریم الطلاق الحائض۔۔الخ، جلد 1، صفحہ 476، مطبوعہ کراچی)

حدیثِ ابن عمر کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بحالتِ حیض طلاق دینا اگرچہ حرام ہے، مگر وہ طلاق واقع ہو جائے گی، ورنہ رجوع کرنے کے کیا معنی؟۔" (مراۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 109، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

حالتِ حیض میں اور اکھٹی تین طلاقیں دینا گناہ ہے، لیکن طلاق واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "والبدعة ان يطلقها ثلاثا او ثنتين۔۔او يطلقها وهي حائض فيقع ويكون عاصيا، اما الثلاث والثنتان فلما بينا انه خلاف السنة والمشروعية للحاجة وهي تندفع بالواحدة وأما حالة الحيض فلقوله عليه الصلاة والسلام في حديث ابن عمر: قد أخطأ السنة، وأما الوقوع فلقوله عليه الصلاة والسلام لعمر: مر ابنك فليراجعها، وكان طلقها حالة الحيض، ولولا الوقوع لما راجعها وكذلك روي أن ابن عمر قال للنبي عليه الصلاة والسلام: أرأيت لو طلقتها ثلاثا أكانت تحل لي؟ قال: لا ويكون معصية"

ترجمہ: طلاقِ بدعت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو اکٹھی تین یا دو طلاقیں دے یا حیض کے دنوں میں طلاق دے اور یہ طلاق بھی واقع ہو جائے گی اور شوہر گنہگار ہو گا۔ بہر حال تین اور دو طلاقوں کا بدعت ہونا تو اس کی وجہ ہم بیان کر چکے کہ اس طرح طلاق دینا خلافِ سنت ہے، کیونکہ طلاق کی مشروعیت حاجت کی وجہ سے ہے اور حاجت ایک طلاق سے بھی پوری ہو جاتی ہے اور حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ اس لئے ہے کہ حدیث ابن عمر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ انہوں نے سنت میں خطا کی اور وقوعِ طلاق کی دلیل یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عمر سے فرمایا: اپنے بیٹے کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، جبکہ انہوں نے حالتِ حیض میں طلاق دی تھی، اگر یہ طلاق واقع نہ ہوتی، تو عورت سے رجوع کس وجہ سے ہوتا؟ یونہی حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کی: اگر میں اسے تین طلاقیں دیدیتا، تو کیا وہ میرے لئے حلال رہتی؟ تو ارشاد فرمایا: نہیں، اور یہ گناہ ہوتا۔" (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الطلاق، جلد 3، صفحہ 123، مطبوعہ بیروت)

طلاق کے آسان مسائل (رسالے) میں ہے: "حیض اور حمل دونوں حالتوں میں طلاق ہو جاتی ہے البتہ حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ ہے اور اگر ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں تو رجوع کرنا واجب ہے۔" (طلاق کے آسان مسائل، صفحہ 14، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6578

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1442ھ/22 ستمبر 2020ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net